زندگی میں اپنے لیے کفن تیار کرکے رکھنا

ریفرنس نمبر: SAR-7568 تاریخ: 02-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ میری خالہ ابھی حیات ہیں، مگر انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنا کفن تیار کر لیا ہے اور وصیت کر رکھی ہے کہ مجھے اِسی کفن میں کفنانا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اُن کا زندہ ہونے کے باوجود اپنا کفن تیار کر لینا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زندگی میں اپنے لیے کفن تیار کروالینے میں کوئی حَرَج اور مضائقہ نہیں، بلکہ اگر کوئی کسی متبرک کپڑے، مثلاً: آبِ زم زم سے دُھلا، کعبہ مشرفہ سے مَس شدہ یا فِضائے مکہ ومدینہ سے آیا ہوا کپڑا اِس مقصد کے لیے رکھتا ہے، تو یہ ایک مستحسن یعنی پسندیدہ کام ہے، چنانچہ ایک جلیلُ القدر صحابیِ رسول رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے یہ فعل ثابت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چادر مبارک کو بنیت تبرک اپنے لیے بطور کفن محفوظ کیا تھا اور نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کے اِس فعل کو ملحوظ فرمانے کے باوجود کوئی اعتراض نہ فرمایا، لہٰذا آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سُکوت یعنی خاموشی اختیار فرمانا، اُس فعل کے درست اور جائز ہونے کی دلیل ہے۔ علمِ اصولِ حدیث کی اصطلاح میں اِس سکوت فرمانے اور عدم انکار کو "حدیث تقریری" کہا جاتا ہے۔

یہاں ایک چیز ملحوظ رہے کہ بعض اوقات کفن کے لیے رکھے ہوئے متبرک کپڑے کو بَرَسوں گھر میں رکھا جاتا ہے، جس کے سبب وہ کپڑا بوسیدہ ہو جاتا اور اُس کی رنگت میں پیلاہٹ پیدا ہو جاتی ہے، حالانکہ میت کا کفن صاف ستھرا اور اُجلا ہونا شریعت کو مطلوب اور مسلمان میت کی کرامت وعزت کے زیادہ لائق ہے، یعنی میت کو کفن ایسا اُجلا اور صاف دیا جائے کہ جیسا کپڑا وہ عید کی نماز کے لیے زیبِ تَن کرتا تھا۔ لہٰذا اس کیفیت سے بچنے کے لیے اسے دھو لینا چاہیے۔

بخاری شریف میں ہے: "عن سهل رضي الله عنه: أن امرأة جاءت النبي صلى الله عليه وسلم ببردة منسوجة فيها حاشيتها، أتدرون ما البردة؟ قالوا: الشملة؟ قال: نعم. قالت: نسجتها بيدي فجئت لأكسوكها، فأخذها النبي صلى الله عليه وسلم محتاجا إليها، فخرج إلينا وإنها إزاره، فحسنها فلان فقال:

اكسنيها، ما أحسنها، قال القوم: ما أحسنت، لبسها النبي صلى الله عليه وسلم محتاجا إليها، ثم سألته وعلمت أنه لا يرد! قال: إني والله ما سألته لألبسه، إنما سألته لتكون كفني قال سهل: فكانت كفنه۔"ترجمہ: حضرتِ سَیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں خوبصورت بُنی ہوئی حاشیہ والی چادر لائی۔ کیا آپ سب کو معلوم ہے کہ کون سی چادر تھی؟ لوگوں نے جواب دیا: وہ تہبند ہے۔ کہا: ہاں۔ اُس عورت نے عرض کی: "میں نے اِسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے، تا کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہناؤں۔" نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے قبول فرمالیا اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس چادر کو اِزار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے، تو فُلاں صحابی نے اس چادر کی تعریف کی اور کہا کہ "کتنی اچھی ہے یہ مجھے پہنا دیجیے۔" لوگوں نے اس سے کہا: "تم نے اچھا نہیں کیا کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس کی ضرورت تھی اور پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی سائل کا سوال رَدّ نہیں فرماتے اس کے باوجود تم نے چادر مانگ لی۔" تو اس نے کہا: "خدا کی قسم! یہ چادر میں نے پہننے کے لیے نہیں مانگی، بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ میں اس مبارک چادر کو اپنا کفن بناؤں۔" حضرتِ سَیِّدُنا سہل رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ وہ مبارک چادر اُن (خوش نصیب صحابی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ) کا کفن بنی۔

(صحیح البخاری، جلد2، صفحہ78، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

امام بخاری رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بیان کردہ حدیث کو ذکر کرنے کے لیے باب ہی اِس نام سے باندھا کہ "باب من استعد الكفن في زمن النبي فلم ينكر عليه" یعنی نبی اکرم کے زمانہ مبارکہ میں جس نے کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر انکار نہ فرمایا۔

امام بخاری رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی اِس باب بندی پر تبصرہ کرتے ہوئے شارِح بخاری، علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ / 1451ء) لکھتے ہیں: "استفيد من ذلک جواز تحصيل ما لا بد للميت منه من كفن ونحوه في حال حياته۔" ترجمہ: امام بخاری رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اِس باب باندھنے سے میت کے لیے ضروری اشیاء، مثلاً کفن وغیرہ کو زندگی میں ہی تیار کرلینے کا جواز ثابت ہورہا ہے۔

(عمدۃ القاری، جلد08، صفحہ61، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اوپر نقل کی گئی حدیث مبارک میں اُس چادر کے طلب گار صحابی کون تھے؟ اُن کی تعیین میں اختلاف ہے۔ دو اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ کہ وہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ دوسرا قول یہ کہ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:" والذي ينبغي أنه لا يكره تهيئة نحو الكفن لأن الحاجة إليه تتحقق غالبا۔"ترجمہ: وہ افعال جنہیں مکروہ نہیں ہونا چاہیے، اُن میں سے ایک "زندگی میں کفن تیار کرلینا بھی ہے" کیونکہ اِس کی حاجت پڑ جانا تقریباً یقینی ہوتا ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد3،باب صلاۃ الجنازۃ، صفحہ183، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:"کفن پہلے سے تیار رکھنے میں حرج نہیں اور قبر پہلے سے نہ بنانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ترجمہ کنزالعرفان:"اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ265، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:"حدیثِ صحیح میں ہے بعض اجلہ صحابہ نے کہ غالباً سیّدنا عبدالرحمن بن عوف یا سیّدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُم ہیں، حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تہبند اقدس (جو کہ ایک بی بی نے بہت محنت سے خوبصورت بُن کر نذر کیا اور حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس کی ضرورت تھی) مانگا۔ حضور اَجود الاَجودین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عطا فرمایا، صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُم نے انہیں ملامت کی کہ اُس وقت اُس اِزار شریف کے سوا حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس اور تہبند نہ تھا، اور آپ جانتے ہیں حضور اکرم الکُرَما صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کسی سائل کو رَد نہیں فرماتے، پھر آپ نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ! میں نے استعمال کو نہ لیا، بلکہ اس لیے کہ اس میں کفن دیا جاؤں۔ حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی اس نیت پر انکار نہ فرمایا، آخر اسی میں کفن دیے گئے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ112، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

میت کا کفن صاف ستھرا ہونا چاہیے، چنانچہ صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:"کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین وجمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے، "مُردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں، سفید کفن بہتر ہے۔ کہ نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنے مُردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ818، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26 رَبیعُ الاوّل 1443ھ/02 نومبر 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے